بچوں کونشہ کی لَت اور منشیات کے استعمال سے محفوظ رکھنے میں گھر اور فیملی کا کردار

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى عَظِيمِ نِعَمِهِ، وَالشُّكْرُ لَهُ عَلَى جَزِيلِ فَضْلِهِ، أَنْعَمَ عَلَيْنَا بِنِعْمَةِ الْأَبْنَاءِ، وَجَعَلَهُمْ مَسْؤُولِيَّةَ الْأُمَّهَاتِ وَالْآبَاءِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ارحم الراحمین نے انسانوں پرلاتعداد اور بے شمار انعامات واحسانات فرمائے ہیں اس نے ان کومال ومنال آل واولاد صحت وعافیت اور قوت وطاقت عطافرمائی نیز ہاتھ پیر اور آنکھ کان جیسی نعمتیں عطافرمائیں اِنہیں میں ایک عظیم الشان نعمت ،عقل وشعور کی دولت اور دل ودماغ کی نعمت ہے جو تمام نعمتوں کی اصل اور اساس ہے باری تعالی جَلَّ جَلَالُهُ کی بخشی ہوئی ان نعمتوں کا تقاضا ہیکہ آدمی ان پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرے اوران کو اس کے حکم کے مطابق

(١) النساء : ١.

استعمال کرے کیونکہ قیامت کے دن انسان سے ان کی بابت سؤال کیا جائے گا[١] الله رب العزت کا ارشاد ہے: (إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا)[٢]. بلاشبہ کان آنکھ اور دل کے بارے میں (ہر شخص سے) سؤال کیا جائے گا، اس آیت کریمہ میں فُؤاد سے مراد عقل ہے[٣] شریعت اسلامیہ نے عقل کو بڑی اہمیت عطا فرمائی ہے اور اس کی حفاظت پر خصوصی توجہ دی ہے چنانچہ خالق کائنات نے عقل کی حفاظت وحمایت کو دین کے بنیادی مقاصد میں شامل فرمایا ہے اور تمام منشیات اور نشہ آور اشیا کو حرام قرار دیا ہے اور ہر ایسی چیز کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے جس سے عقل زائل ہوجائے یا اس میں خلل اور خرابی پیدا ہوجائے خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)[٤]. اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں لہذا ان سے بچو تاکہ تم لوگ فلاح کو پہونچو، اسی طرح نبی رحمت ﷺ کا ارشاد عالیشان ہے: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»[٥]. ہر نشہ آور چیز حرام ہے، مُسْكِر میں وہ تمام مادے اور اشیا داخل ہیں جن

---

(١) تفسير ابن كثير : (٥/٧٥).
(٢) الإسراء : ٣٦ .
(٣) تفسير الرازي : (٢٠/٣٤١)
(٤) المائدة : ٩٠.
(٥) متفق عليه .

کے استعمال سے آدمی کے اندر نشہ پیدا ہوجاتا ہے اور اس کی عقل زائل ہوجاتی ہے یا اس میں خلل اور فتور آجاتا ہے منشیات کا معاملہ انتہائی خطرناک اور ہلاکت خیز ہے کیونکہ یہ وبا ایک عالمی وبا اور بین الاقوامی مصیبت کی شکل اختیار کرچکی ہے جس کی تکلیف اور درد سے دنیا کے اکثر ممالک کَراہ رہے ہیں یہ وبا انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتی جارہی ہے اور تقریباً ایک سوستر (۱۷۰) ممالک کی سرحدوں کو عبور کرچکی ہے اور وہاں باقاعدہ اپنے پاوں پھیلا چکی ہے منشیات کی کثرت اور اس کے پھیلاو کا اندازہ اس سے لگاییے کہ عالمی منڈی اور بین الاقوامی تجارت میں اس کا دوسرا نمبر ہے

اپنے بچوں کو برائیوں سے محفوظ رکھنے کی فکر کرنے والو! جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ ہم اپنے بچوں کو کس طرح منشیات کے استعمال سے محفوظ رکھ سکتے ہیں؟ تو اس سلسلے میں سب سے پہلے اپنے دل میں یہ شعور پختہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے بچے اللہ کی نعمت ہیں اور یہ نعمت ہمیں بطور امانت عطا ہوئی ہے جس کی حفاظت اور تربیت کی ذمہ داری ہم پر لازم ہے نبیٔ کریم صاحبِ خلق عظیم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «الرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

وَمَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا»[١]. مرد اپنے اہل وعیال کا نگراں اور ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، اور بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگراں اور ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی الحاصل اپنے بچوں کی عمدہ تر بیت کرنا اور ان کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا ایک شرعی حکم اور سماجی ذمہ داری ہے ، دراصل بچے کا گھر اس کیلئے ایک محفوظ پناہ گاہ ہوتا ہے نیز اس کا گھر اس کا پہلا مدرسہ اور پہلی تربیت گاہ ہے جہاں اس کی پرورش ہوتی ہے اس کی تعلیم وتربیت کا آغاز ہوتا ہے اور اس کو اخلاق وکردار کا سبق ملتا ہے اسی لئے اللہ تعالی نے آدمی کے گھر کو رحمت وکرم اور الفت و محبت کا مرکز بنایا ہے اور فیملی کی باہمی الفت و محبت ، اور میاں بیوی کی آپسی مودت وہمدردی کو اپنی ایک عظیم نشانی قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: (وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً)[٢]. اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہیکہ اس نے تمھارے لئے تمھاری جنس کی بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تم

---

(١) متفق عليه .

(٢) الروم : ٢١.

میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدافرمائی،بلاشبہ میاں بیوی کی باہمی محبت کی برکت سے بچوں کو سکون واطمینان اور امن وامان حاصل ہوتا ہے اور الفت و محبت اور شفقت وکرم کے خوشگوار ماحول میں ان کی تربیت ہوتی ہے جن بچوں کواپنے گھر میں محبت و شفقت حاصل ہوتی ہے اور ان کی تربیت پر توجہ دی جاتی ہے ایسے بچے عام طور پر بھٹکنے سے بچ جاتے ہیں اور ان کا گھران کیلئے ہر قسم کی آفت ومصیبت سے بچنے کیلئے ایک مضبوط قلعہ کے مانند ہوتا ہے ایسے بچے باکردار بن کر بڑے ہوتے ہیں ان کے اخلاق اعلی ہوتے ہیں وہ تعلیم وتربیت میں امتیازی مقام حاصل کرتے ہیں وہ اپنے معاشرے کی بھلائی اور کامیابی کیلئے کام کرتے ہیں اور اپنے ملک کی تعمیر وترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں دوسری طرف اگر بچوں کواپنی فیملی اور اپنے گھر میں محبت و شفقت حاصل نہیں ہوتی اور ان کی تربیت پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی تو عموماً ایسے بچے ضائع ہوجاتے ہیں رپورٹیں بتاتی ہیں کہ جو لوگ برائیوں میں مُبتلا ہوئے اور نشہ کی لَت کا شکار ہوئے ان میں پنچانوے(٩٥%) فیصد لوگ ایسے تھے جن کواپنے گھر کی طرف سے شفقت اور توجہ حاصل نہیں ہوسکی اور وہ گھر یلو بے توجہی کی وجہ سے منشیات اور

دیگر جرائم میں مُبتَلا ہوگئے [۱]، اللہ تعالی ہمارے بچوں کو اور ہمارے معاشرے کو جرائم اور منشیات سے مکمل طور پر محفوظ رکھے، آمین

اپنے بچوں کے ساتھ تعلق والفت رکھنے والو! اولاد کے اندر اللہ کا تقوی پیدا کرنا اور دینی شعور بیدار کرنا ان کو منشیات اور دیگر برائیوں سے دور رکھنے کا اہم ذریعہ ہے لہذا والدین کیلئے ضروری ہیکہ وہ اپنے بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور ان کے افکار و خیالات کو پاکیزہ بنائیں حضرت لقمان حکیم اپنے بیٹے کو مسلسل نصیحتیں فرمایا کرتے بیٹے کی دل میں اللہ تعالی کی قدرت کا یقین بٹھاتے اور اخلاق کی تعلیم دیتے اس سلسلے میں قرآن مجید کہتا ہے: (يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ)[۲]. بیٹے اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمان کے اندر ہو یا زمین کے اندر ہو تب بھی اسکو اللہ تعالی ظاہر کردے گا بیشک اللہ تعالی بڑا باریک بیں باخبر ہے، بچوں کے دلوں میں اللہ تعالی عظمت وکبریائی بٹھانا اور اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے ان کا تعلق مضبوط کرنا ان کی نیک بختی کا سبب ہے اس سے ان کے اندر برائیوں اور بری عادتوں سے دور رہنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے بلکہ وہ رسول اکرم ﷺ کے

---

(۱) وفق إحصائيات المركز الوطني للتأهيل كما في الإمارات اليوم بتاريخ ١٤/٢/٢٠١٩.
(٢) لقمان : ١٦ .

اس فرمان کے مطابق مشتبہ چیزوں سے بھی بچنے کی کوشش کرتے ہیں: «دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ»[١]. جو چیز تم کو شک وشبہ میں مُبتلا کرے اس کو چھوڑ کر وہ چیز اپناو جو تم کو شک وشبہ میں مُبتلا نہ کرے، انسان کو ہر قسم کی فضول لَت اور نشہ والی چیزوں سے بچنا چاہیے ابتدا میں آدمی غفلت یا تفریح میں یا آزمانے کیلئے کوئی غلط عمل شروع کرتا ہے پھر وہ رفتہ رفتہ اس کا عادی ہوجاتا ہے اور آخر کار منشیات کا شکار ہوجاتا ہے کیا ہی اچھا ہو کہ والدین اپنے بچوں کے لئے الفت و محبت کا ماحول فراہم کریں ان کیلئے اپنا قیمتی وقت فارغ کریں اور ان کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سلف صالحین کا یہی معمول تھا خود رحمت عالم ﷺ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ تشریف رکھتے اور ان کے ساتھ انسیت اور دل لگی کی باتیں کرتے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ یعنی نبیٔ اکرم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرتِ میمونہ کے پاس رات گذاری تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ دیر بات چیت فرمائی اس کے بعد سونے کیلئے تشریف لے گئے[٢] پس ہم پر لازم ہیکہ ہم اپنے بچوں کو شفقت و محبت سے نوازیں ان سے برابر رابطے میں رہیں ان کے حالات اور ان کی ضروریات کا جائزہ لیتے رہیں اللہ تعالی سے ان کا رشتہ مضبوط کریں ان کی رائے اور

---

(١) الترمذي : ٢٥١٨ .
(٢) متفق عليه .

فرمائش کو محبت اور توجہ سے سنیں ان کی خوشی میں شریک ہوں ان کے ساتھ شفقت و محبت کا اظہار کریں اور ان کی مشکلات کو شفقت اور پیار سے حل کرنیکی کوشش کریں گھر یلوماحول میں الفت و محبت کی بہت زیادہ ضرورت اور اہمیت ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا؛ أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ»[1]. جب اللہ تعالی کسی گھر کے لوگوں کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے درمیان محبت اور نرمی پیدا فرمادیتا ہے، نرمی و مہربانی کی بدولت والدین کے ساتھ بچوں کا ربط و تعلق مضبوط ہوتا ہے بچے اپنے گھر میں خوش اور مطمئن رہتے ہیں اور اگر ان کو اپنے گھر میں محبت اور توجہ نہیں ملتی تو وہ انسیت اور محبت کی تلاش میں دوستوں کی طرف مائل ہوتے ہیں اور بسا اوقات غلط قسم کے دوستوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں رسول رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ؛ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ»[2]. آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریقے پر رہتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کررہا ہے، اس حدیث پاک میں نیک وصالح دوست کے انتخاب کی تعلیم دی گئی ہے نیز والدین اور ذمہ داروں کو اس بات کی تاکید کی گئی ہیکہ وہ اپنے بچوں کے دوستوں کے بارے میں ہوشیار رہیں نیک اور صالح دوست کے انتخاب

(١) أحمد : ٢٤٤٢٧.
(٢) أبو داود : ٤٨٣٣ .

میں ان کی رہنمائی کریں ایسے دوست جو بھلائی اور نیکی کی ترغیب دیں اور بری عادات اور گندے اخلاق سے دور رکھیں تازہ سروے کے مطابق جو لوگ برائیوں میں مُبتلا ہوئے اور نشہ کی لَت کا شکار ہوئے ان میں سے نوے فیصد(٩٠%) نے پہلی بار یہ گندی حرکت بری صحبت کی وجہ سے کی تھی اور یہ غلط عمل اپنے برے دوستوں کی وجہ سے کیا تھا،

بچوں کے آباء اور فیملی کے سربراہ حضرات! والدین کی طرف سے اپنے بچوں کیلئے سب سے قیمتی عطیہ ان کی تعلیم وتربیت ہے والدین کی شرعی ذمہ داری ہیکہ وہ اولاد کی سیرت و شخصیت کی پاکیزہ تعمیر کریں ان کے اوقات کو مفید کاموں میں مصروف کردیں ان کی صلاحیتوں کو جلا بخشیں ان کی معصوم خواہشات اوران کے جائز شوق کو پورا کریں اور ان کے کمالات اور ان کی مہارتوں کو تکمیل تک پہنچائیں سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: عَلِمُوا أَوْلَادَكُمُ السِّبَاحَةَ وَالرَّمْيَ وَالْفُرُوسِيَّةَ[(١)].

اپنے بچوں کو تیراکی، تیراندازی اور گھوڑ سواری سکھاو، اسی طرح ہم ہر نئ اور نفع بخش چیز سے بچوں کی عقل بڑھائیں اوران کا ذہن تیز کریں ان کو ہر قسم کے مفید کورسز کرائیں ان کو سماجی اور رضاکارانہ کاموں کی ترغیب دیتے رہیں ان کے اندر ترقی کی اسپرٹ

(١) فضائل الرمي: ١/١٦.

بڑھائیں اور کام کرنے کا جوش وجذبہ پیدا کریں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ»[1]. قوت والا مومن، کمزور مومن کے مقابلے میں اللہ کے نزدیک بہتر اور زیادہ محبوب ہے ویسے خیر تو ہر مومن میں ہوتا ہے نفع بخش چیزوں کو حاصل کرنے کی جستجو میں رہو اور اللہ سے مدد مانگتے رہو اور پست ہمت نہ بنو، یااللہ یاکریم ہمارے بچوں کو منشیات اور دوسری تمام برائیوں سے محفوظ فرما ان کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو اپنی رحمت وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نواز دے*** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) مسلم : ٢٦٦٤.
(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیزدوستو! سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ خود بھی خیر اور نیکی کی بات سیکھو اور اپنے بچوں کو بھی خیر اور بھلائی کی تعلیم دو (١) پس والدین پر اور فیملی کے سربراہ حضرات پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بچپن ہی سے مشکلات پر صبر کی تلقین کریں اور ذمہ داریاں اٹھانے کی تربیت دیں ان کو علم و معرفت کی مجلس اور قرآنی مرکز سے مانوس کریں ان کی طبیعتوں میں سنجیدگی اور پختگی پیدا کریں اور ان کے دلوں میں برائی کی نفرت بٹھائیں تاکہ وہ ہر قسم کی برائی بطور خاص منشیات کی لت سے بچیں وہ منشیات کے چنگل میں نہ پھنسیں اس کی تجارت کرنے والوں کا لقمہ نہ بنیں اور اسے پھیلانے والوں کے شکار نہ ہوں اور اگر خدانخواستہ اپنے کسی بچے میں یا کسی عزیز قریب میں شراب نوشی یا دوسری منشیات کے استعمال کی علامت نظر آئے تو فوراً اس برائی کے علاج کی طرف سبقت کریں اس شخص کی سلامتی اور عافیت کی فکر میں لگ جائیں نشہ کی برائی سے اس کو پاک کرنے اور اس مصیبت کو ختم کرنے میں اپنا کردار

---

(١) المستدرك : ٣٧٨٥.

ادا کریں اور جو ادارے منشیات کی روک تھام کیلئے محنت کر رہے ہیں اور نشہ کی لَت چُھڑانے کے سلسلے میں کام کر رہے ہیں ان سے رابطہ کریں اسی طرح ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ معاشرے کے جو افراد نشہ کی لَت سے توبہ کرلیں اور یہ غلط عادت چھوڑ دیں تو ہم ان کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھادیں ان کی ہمت افزائی کریں اور ان کو اپنے معاشرے میں ضم کرلیں اس طرح وہ وہ اپنی توبہ پر ثابت قدم رہیں گے اور دوبارہ اس برائی کی طرف نہیں لوٹیں گے اور دوسرے لوگ جو اس بری عادت کے شکار ہیں ان کو بھی اس گناہ سے توبہ کا حوصلہ ملے گا اور اس لَت کو چھوڑنے کا جذبہ پیدا ہوگا، آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلمین ہمارے بچوں کو شراب نوشی اور دوسری تمام منشیات سے محفوظ فرما اور ہمارے معاشرے کو ہر قسم کی برائی سے پاک کردے اور ہم کو دونوں جہان کی کامیابی عطا فرمادے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)(١).

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.** اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.